طالب محسن

زندہ درگور کا انجام

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث ۱۱۲)

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

عن ابن مسعود رضی الله عنه قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم: الوائدة والموؤدة فی النار.

''حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زندہ درگور کرنے والی اور زندہ درگور کی جانے والی لڑکی، دونوں جہنم میں جائیں گی۔''

لغوی مباحث

الوائدة: یہ 'وائد' سے اسم فاعل مونث واحد کا صیغہ ہے۔ 'وأد' کے معنی ہیں: اس نے زندہ دفن کر دیا۔

الموؤدة: یہ 'وأد' سے اسم مفعول مونث واحد کا صیغہ ہے۔

متون

صاحب مشکوٰۃ نے پوری روایت کی حیثیت سے ایک جملہ ہی نقل کیا ہے۔ یہ روایت انھوں نے ابوداؤد سے لی ہے اور ابوداؤد میں بھی یہ روایت اسی جملے پر مبنی ہے۔ لیکن مسند احمد اور بعض دوسری کتب میں یہ جملہ ایک مکالمے کے حصے کے طور پر آیا ہے۔ ہم مسند احمد کی پوری روایت یہاں نقل کر رہے ہیں:

عن سلمة بن يزيد الجعفي قال: انطلقت انا واخي الى رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم. قال: قلنا: يارسول اللّٰه ان امنا مليكة كانت. تصل الرحم وتقرى الضيف وتفعل وتفعل. هلكت فى الجاهلية. فهل ذلك نافعها شيئا؟ قال: لا. قلنا: فانها كانت وادت اختالنا فى الجاهلية. فهل ذلك نافعها شيئا؟ قال: الوائدة والموء ودة فى النار الا ان تدرك الوائدة الاسلام فيعفعو اللّٰه عنها. (رقم ۲۰۹۸۰)

''سلمہ بن یزید جعفی بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرا بھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے۔ ہم نے پوچھا: یارسول اللہ، ہماری والدہ ملیکہ رشتے داروں کا بہت خیال رکھتی تھیں۔ مہمان نوازی کرتی تھیں۔ اور یہ اور یہ (نیکیاں) کرتی تھیں۔ زمانۂ جاہلیت میں فوت ہوگئیں۔ کیا یہ نیکیاں انھیں کچھ فائدہ دیں گی۔ آپ نے فرمایا: نہیں۔ (اس پر) ہم نے پوچھا: پھر ایک معاملہ یہ بھی ہے کہ انھوں نے ہماری ایک بہن کو زمانۂ جاہلیت میں زندہ دفن کر دیا تھا۔ کیا یہ چیز ان کے لیے کچھ نتیجہ پیدا کرے گی۔ آپ نے فرمایا: زندہ دفن کرنے والی اور زندہ دفن کی گئی، دونوں جہنم میں ہوں گی۔ الا یہ کہ زندہ دفن کرنے والی اسلام قبول کر لیتی تو اللہ اس کو معاف کر دیتا۔''

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

اس تفصیل کو بیان کرنے میں الفاظ کا فرق موجود ہے۔ لیکن کوئی معنوی فرق نہیں ہے۔ ہمیں کوئی ایسا متن نہیں ملا جو 'موؤدۃ' کے جہنم میں جانے کے سبب کو بیان کرتا ہو۔ قرآن مجید میں 'موؤدۃ' کو ایک مظلوم کی حیثیت سے پیش کیا گیا ہے۔ اور روز قیامت اس سے پوچھا گیا یہ سوال کہ وہ کس گناہ کی پاداش میں قتل کی گئی تھی، اس کے بے گناہ ہونے کی طرف صریح اشارہ ہے۔

معنی

عربوں میں بعض خاندانوں میں یہ رواج تھا کہ وہ بچیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے۔ اس کے دو اسباب بیان کیے جاتے ہیں۔ ایک یہ کہ بعض عرب خاندان تنگ دستی کے اندیشے سے ایسا کرتے تھے۔ دوسرا یہ کہ وہ ایسا غیرت کے باعث کرتے تھے۔ یہ بات تو واضح ہے کہ ایسا کرنا ایک شنیع جرم ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ ایک فطری سوال ہے کہ اس کا ارتکاب کرنے والے یا کرنے والی کو کیا سزا ملے گی۔ اسی طرح اس بچی کا کیا انجام ہوگا جسے اس طرح قتل کر دیا جاتا تھا۔

اپنے الفاظ سے یہ روایت اس مضمون کو بیان کرتی ہے کہ نہ صرف ماں، بلکہ وہ بچی بھی جہنم میں جائے گی جسے زندہ دفن کر دیا گیا تھا۔ بچی کی ماں کے جہنم میں جانے میں کوئی اشکال اس لیے نہیں ہے کہ وہ عاقل و بالغ ہونے کے باوجود مذہب شرک

کی حامل تھی اور قرآن مجید سے واضح ہے کہ مشرکین و مشرکات جہنم میں جائیں گے۔

سوال 'موؤدہ' کے حوالے سے ہے کہ اسے کس بنا پر جہنم میں بھیجا جائے گا۔

شارحین نے اس کے دو حل پیش کیے ہیں: ایک یہ کہ یہ روایت کفار کے بارے میں ہے اور اسے اس روایت کی روشنی میں دیکھنا چاہیے جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کے بچوں کے بارے میں یہ وضاحت کی ہے کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ ہوں گے اور اس پر کیے جانے والے اس سوال پر کہ یہ فیصلہ ان کے کچھ نہ کرنے کے باوجود ہوگا آپ نے یہ بتایا کہ یہ فیصلہ اللہ کے اس علم کی بنیاد پر ہوگا کہ وہ اگر زندہ رہتے تو کیا کرتے۔ یہ روایت زیر بحث آچکی ہے اور ہم یہ وضاحت کر چکے ہیں کہ یہ بات قرآن مجید میں بیان کیے گئے اس اصول کے بالکل خلاف ہے کہ 'لیس للانسان الا ما سعی'۔

دوسرا حل یہ ہے کہ انجام کی یہ خبر صرف اسی ماں بیٹی سے متعلق تھی، جن کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا تھا۔ اس خبر کو اصول کے طور پر نہیں لینا چاہیے۔ لیکن اس سے کوئی جوہری فرق واقع نہیں ہوتا۔ وہ اعتراض اس صورت میں بھی قائم رہتا ہے جو ہم نے بیان کیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ 'موؤدہ' کے جہنم میں جانے کی کوئی قابل قبول توجیہ ممکن نہیں ہے۔ اس لیے اس روایت کے بارے میں یہ کہنے کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصل الفاظ نقل نہیں ہوئے۔

یہ دونوں حل روایت کے الفاظ کے ایک معنی کو پیش نظر رکھ کر کیے گئے ہیں۔ ایک حل الفاظ کی ایک مختلف تاویل سے بھی کیا گیا ہے۔ اس کے مطابق 'الوائدہ' سے مراد دایہ ہے اور 'الموؤدہ' سے مراد وہ عورت ہے جو بچی کو جنم دینے والی ہے۔ 'الموؤدہ' کی اس تاویل کے لیے 'موؤدۃ' کے بعد 'لھا' کا صلہ محذوف قرار دیا گیا ہے۔ دایہ اور زچہ کے شریک جرم ہونے کی تصویر کشی اس طرح کی گئی ہے کہ ولادت کے موقع پر ایک گڑھا کھودا جاتا تھا۔ دایہ اور زچہ اس کے اوپر بیٹھ جاتی تھیں۔ اگر لڑکا ہوتا تو دایہ اسے سنبھال لیتی اور اگر لڑکی ہوتی تو اسے گڑھے میں گرا دیتی اور اس پر مٹی ڈال دی جاتی۔ دونوں الفاظ کی یہ توجیہ ایک بعید از قیاس توجیہ ہے۔ پوری روایت اس توجیہ کو قبول نہیں کرتی۔ مزید یہ کہ قرآن مجید میں 'موؤدہ' کا لفظ واضح طور پر زندہ دفن کی جانے والی بچی کے لیے آیا ہے۔

کتابیات

ابوداؤد، رقم ۴۰۹۴۔ مسند احمد، رقم ۱۵۳۵۸۔ ابن حبان، رقم ۷۴۸۰۔ موارد الظمآن، رقم ۶۶۔ السنن الکبریٰ، رقم ۱۱۶۴۹۔ مسند بزاز، رقم ۱۵۹۶، ۱۶۰۵، ۱۸۲۵۔ مسند الشاشی، رقم ۶۴۸۔ المعجم الکبیر، رقم ۶۳۱۹۔